جناب پروفیسر ساجد میر صاحب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درسِ اخوت و محبت

یا ایہا الناس انا خلقنکم ذکر و انثیٰ وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا (الحجرات پ۲۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نورانی تعلیمات اور اپنے اسوۂ حسنہ کے عملی نمونہ کی مدد سے جو انسانی معاشرہ برپا اور قائم کیا، اس میں امن کے قیام اور عافیت کے حصول کو بنیادی مقام حاصل تھا۔ آپ کی نگاہِ دوربین نے وحی ربانی کی روشنی میں یہ بات بھانپ لی تھی کہ رنگ نسل، خاندان۔ اور امارت و غربت وغیرہ کی بناء پر انسانیت کی مختلف خانوں میں تقسیم۔ فساد فی الارض کی نقیب اور قیام امن و حصول عافیت کی نقیض ہے۔ اس لئے آپ نے اسلامی معاشرہ کے قیام کی ابتداء ہی سے اس تقسیم کی نفی فرمائی اور وحدتِ انسانیت کے اصول پر زور دیا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ماحول میں اپنے اصلاحی کام کا آغاز فرمایا۔ اس میں قومی و نسلی تفاخر اور امارت و غربت کے تفاوت کو بڑی اہمیت حاصل تھی قبائلی تعصب، خاندانی غرور اور طبقاتی تقسیم، آئے دن کے جھگڑوں، باہمی فساد اور جنگوں کا باعث بنتے رہتے تھے۔ آپ اس قوم میں اخوت و مساوات کے ذریعے امن و عافیت پیدا کرنے کی کوشش فرما رہے تھے۔ جس کے دو افراد عتبہ اور ولید نے جنگ بدر میں یہ کہہ کر انصاریوں کے ساتھ انفرادی جنگ آزمائی سے انکار کر دیا تھا کہ قریش کی تلوار کا مدینے کے کسانوں پر چلنا عار کی بات ہے ایسے لوگوں کو یہ سمجھانا آسان نہ تھا کہ کلکم بنو آدم و آدم من تراب۔ لافضل لعربی علی الاعجمی ولا للعجمی علی العربی ولا لاسود علی الاحمر ولا لاحمر علی الاسود الا بالتقویٰ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی ابتداء مٹی سے تھی کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر۔ گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر فضیلت حاصل نہیں معیار فضیلت صرف نیکی اور تقویٰ ہے۔ ~~

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا　　کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

سیرت طیبہ کے انقلابی پیغام نے اپنے قبول کرنے والوں میں جو اخوت و محبت پیدا کی ۔ وہ قبیلہ نسل، قوم اور خاندان کے سہاروں کی محتاج نہ تھی ۔ نہ یہ اخوت و محبت مصنوعی و عارضی تھی ۔ بلکہ اس کی جڑیں مسلمانوں کے دل و دماغ اور ان کے ایمان و ایقان میں پیوست تھیں ۔ ع

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دلنوازی کا

آپ نے اخوت و مساوات کی زبانی تعلیم ہی نہیں دی ۔ اسے عملاً معاشرہ میں نافذ فرمایا ۔ مؤاخات مہاجرین و انصار تاریخ عالم کا عدیم النظیر واقعہ ہے ۔ انصار مدینہ نے مہاجرین مکہ کو اپنے گھروں ۔ مالوں اور جانوں میں برابر کا شریک بنایا ۔ حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے انصاری بھائی نے انھیں کہا ولی امرأتان فانظر اعجبھما الیک فسمّھا لی اطلقھا کہ میری دو بیویوں میں سے جو تمھیں پسند ہو اسے میں طلاق دیئے دیتا ہوں تم اس سے نکاح کر لو ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی اخوت کا حیات افروز درس انصار مدینہ کے دلوں میں راسخ فرمانے کے بعد ان سے فرمایا تھا کہ یا تو اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنے دیار و اموال میں شریک کر لو ۔ اس صورت میں غنائم جنگ میں بھی تم دونوں گروہ شریک ہو گے اور یا پھر اپنے اموال اپنے پاس ہی رہنے دو اسی شکل میں غنائم صرف مہاجرین کے لیئے ہوں گے ۔ انصار کا اخوت آمیز و ایمان افروز جواب تھا بل تقسم لھم من اموالنا و دیارنا و تؤثرھم بالغنیمۃ و الا ننشارکھم فیھا ۔ (بخاری) آپ ہمارے دیار و اموال میں بھی انھیں برابر کا شریک بنا دیں اور غنائم بھی بلا شرکت غیرے صرف مہاجرین کے لئے مخصوص فرما دیں ؎

یہی مقصود فطرت ہے ، یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی !

قیام امن و عافیت کی ضامن اسلامی اخوت میں بڑے اور چھوٹے ۔ امیر اور غریب کا کوئی امتیاز اور فرق نہیں بلکہ سب بھائی بھائی ہیں ۔ عہد رسالتؐ کا ایک اور عجیب واقعہ ہے کہ ابوذرؓ اور بلالؓ میں بشری تقاضا سے کچھ تکرار ہو گئی ۔ جس کے دوران ابوذرؓ نے بلالؓ کو "یا ابن السوداء" (او حبشی کی اولاد) کہہ دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے اپنے مخصوص بلیغ انداز میں فرمایا اِنَّکَ امرءٌ فیکَ جاھلیہ ۔ ابوذر ۔ تم ابھی روح اسلام کو نہیں سمجھے ۔ تمھارے اندر ابتک جاہلیت کے جراثیم موجود ہیں ۔ ع

تمیز بندہ و آقا فساد آدمیت ہے ۔

ابوذرؓ کے لئے اتنی تہدید کافی تھی۔ بڑی لجاجت کے ساتھ بلالؓ سے کہنے لگے۔ میرے اس خوشنما گورے چہرے کو اپنے بھدّے اور کالے کلوٹے پاؤں کے نیچے مسل دیں، تاکہ میرے دِل میں چھپے ہوئے رنگ و بو کے بت ٹوٹ پھوٹ جائیں۔

اسی طرح ایک منافق قیس نے مدینہ کی ایک مجلس میں معززین کے ساتھ سلمانؓ۔ صہیبؓ اور بلالؓ جیسے غریب پردیسیوں کی موجودگی پر اعتراض کیا۔ معاذؓ بن جبل نے اس شخص کی باتوں میں فساد و بدامنی کی بو محسوس کی تو اسے گریبان سے پکڑ کر نبی پاکؐ کی خدمتِ اقدس میں لے آئے۔ آپؐ نے اسی وقت خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا ایہا الناس اِنّ الربّ وَاحد والابَ احد لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور اَب (باپ) بھی ایک پھر یہ تکبّر و تفاخر کیوں۔

چڑھا کر رنگ اسلامی نہ رکھا فرق کچھ باقی
حبش کے تیرہ فاموں اور ترکی کے حسینوں میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی نمونہ سے صحابہؓ میں اخوت ومساوات کے رنگ کو پختہ کیا۔ جب صحابہؓ کوئی کام کرتے۔ آپؐ اس میں برابر حصہ لیتے۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران آپؐ نے مزدوروں میں شامل ہو کر مٹی کھودی اور پتھر اٹھاتے۔ جنگ احزاب کے موقع پر صحابہؓ نے بھوکے رہ کر اور پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کھودی تو کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حجرین۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کے بجائے دو پتھر بطن مبارک پر باندھ کر خود کو سہارا دیا اور کھدائی میں پروانوں کے ساتھ ساتھ رہے۔ ایک سفر میں کھانے کا اہتمام ہو رہا تھا۔ سب ساتھیوں نے اپنے اپنے ذمہ کوئی کام لیا آپؐ نے جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ جاں نثاروں نے مؤدبانہ گزارش کی کہ آپ کو زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ فرمایا اللہ اس بندے کو پسند نہیں فرماتا جو اپنے ساتھیوں سے الگ تھلگ اور ممتاز رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس عملی نمونہ کا یہ اثر تھا کہ فتح دمشق کے موقع پر فاروقِ اعظمؓ جیسے باجبروت خلیفۂ اسلام اس شان سے شہر میں داخل ہوئے کہ اونٹ کی مہار ہاتھ میں تھی اور غلام اس پر سوار تھا انسان کو انسان سمجھنے اور ہر انسان کو بلا اختلاف مذہب وملّت و رنگ ونسل اس کے بنیادی حقوق ادا کرنے۔ دوسروں کی تکریم کرنے اور اسلامی اخوت کا دائرہ انسانی بنیادوں

پر غیر مسلموں تک وسیع کرنے کی نبوی تعلیم ہی کے نتیجہ میں خلفائے راشدین کا دور نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی امن و عافیت اور عزت و تکریم کا دور تھا۔ اپنی حیات طیبہ میں جو ہدایات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین اور ان کے سرداروں کو دیا کرتے تھے۔ خلفائے راشدین بھی اپنے دور میں وہی ہدایات امرائے لشکر کو دیتے اور انکی پابندی کراتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں شام کی طرف بھیجنے والے پہلے لشکر کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا۔ دوسرے مذہب کے عابد اور گوشہ نشینوں پر سختی نہ کرنا اور دشمن کی لاشوں کی بےحرمتی اور مثلہ کرنے سے پرہیز کرنا" عراق کے شہر حیرہ کے عیسائی باشندوں نے مسلمان جرنیل خالد رضی اللہ عنہ بن ولید سے معاہدہ صلح کیا تو اس میں لکھا گیا "حیرہ والوں کے گرجے اور خانقاہیں منہدم نہ کیئے جائیں گے۔ ان کے محل اور قلعے محفوظ رہیں گے انھیں عبادت کرنے اور صلیب کا جلوس نکالنے سے منع نہیں کیا جائے گا" ایک جگہ ایک غیر مسلم عورت نے مسلمانوں کی ہجو میں اشعار گائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تک بات پہنچی تو فرمایا "جب ہم نے اس کے شرک و کفر سے درگذر کیا تو ہجو تو شرک سے بہرحال کم تر ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کا سفر صرف اس لئے اختیار کیا کہ وہاں کے پادریوں نے اس شرط پر صلح کی پیشکش کی تھی کہ خلیفۂ وقت خود آکر ہم سے معاہدہ کریں۔ ان سے جو معاہدہ ہوا اس میں بھی لکھا گیا کہ ان کے جان و مال۔ عبادت گاہیں۔ صلیبیں وغیرہ محفوظ رہینگی مصری عیسائی۔ اسلام اور خلفائے راشدین کے نظام امن و عافیت کو اتنا پسند کرتے تھے کہ ۲۶ھ میں جب رومی عیسائیوں نے سکندریہ پر قبضہ کرلیا تو مصری عیسائیوں نے اپنے ہم مذہب رومیوں کو خوش آمدید کہنے کی بجائے خلیفۂ وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے التجا کی کہ انھیں رومیوں کے چنگل سے آزاد کرا کر پھر سے اسلامی اصول اخوت و مساوات اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امن و عافیت سے متمتع ہونے کا موقع دیا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لیئے انھوں نے مسلمانوں کے شانہ بشانہ رومیوں سے جنگ کی۔

غرضیکہ سیرت طیبہ کے پیغام امن و عافیت کو سمجھنے والے خلفائے راشدین کے دور میں اور اس سے پہلے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد با سعادت میں مسلمانوں اور غیر مسلموں، چھوٹوں اور بڑوں، امیروں اور غریبوں، ہر کہ و مہ اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے لئے ایسا ماحول اور معاشرہ تعمیر ہوا جس کی بنیاد النسانی اخوت اور قانونی و سماجی مساوات کے زریں اصول

تھے۔ اور جو سب کے لئے عافیت اور امن کا ضامن تھا۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیشین گوئی کے مطابق ایک عورت تن تنہا اور زیورات سے لدی پھندی یمن سے چلتی تھی اور مکہ تک کوئی اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ حکمران خود کو عوام سے بلند و بالا سمجھنے کی بجائے صحیح معنوں میں عوام کے ہمدرد خادم اور سماجی، معاشی اور قانونی لحاظ سے ان کے مساوی اور ہم مرتبہ تھے اور عوام تمام امتیازات سے قطع نظر۔ اخوت اور بھائی چارے مؤاسات اور موانست کے رشتوں میں پروئے ہوئے تھے اور یہ سب اعجاز تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درس اخوت و مساوات کا جو آج بھی ہمارے معاشرہ کو گہوارۂ امن و عافیت بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اندر ملت اور پھر پوری انسانیت کی وحدت، اخوت اور مساوات کا احساس بیدار کریں۔ یہی ہمارے نام سیرت طیبہ کا آج کا پیغام ہے۔

الاسلام ڈائری

۱۹۸۸ء

زیر ترتیب ہے۔ مشتہرین جلد رابطہ قائم کریں

پیشگی قیمت: -/۲۵ روپے مع محصول ڈاک

اہلحدیث تنظیمیں اپنے ضروری پتوں مع فون نمبر سے آگاہ فرمائیں

رابطے کا پتہ
• مرکز اہلحدیث ۵۳ - لارنس روڈ لاہور
• بشیر انصاری ایم اے مدیر الاسلام چاہ شاہاں گوجرانوالہ